نمبر ۶ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ جولائی بوقت ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر چند روز کے لئے حیدر آباد سے تشریف لائے ہیں۔

جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال ایک ضروری کام کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے تھے جہاں چندروز ٹھیرے۔ اب واپس آگئے ہیں۔

۹ جولائی۔ مولوی غلام رسول صاحب افغان مہاجر نے بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حالات زندگی بیان کئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ۱۰ جولائی شیخ مبارک احمد صاحب کو ضلع جالندھر و لدھیانہ کے تبلیغی دورہ کے لئے اور مولوی دل محمد صاحب کو کڑی افغاناں ایک مناظرہ کے لئے روانہ کیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا آرام کی جگہ نہیں ہے

"دُنیا ایسی ہے۔ کہ یہ آرام کی جگہ نہیں۔ بلکہ ایک خارستان ہے۔ خوشی کی جگہ نہیں۔ اس کے ساتھ آلام و اسقام لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے خاندان میں پچاس کے قریب آدمی تھے وُہ قریباً سب کے سب خاک کے نیچے چلے گئے۔ بچوں بیویوں میں اِبتلا آتے ہیں۔ اس سے بھی انسان کو سبق ملتا ہے اس پر دُنیا کی بے ثباتی۔ اور حقیقت منکشف ہو جاتی ہے اِنسان چونکہ دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ اِنسان اصل میں اُنسان ہے۔ اس لئے اس میں اُنس شفقت کا مادہ زیادہ ہے۔ اگر اس میں یہ قوتیں نہ ہوتیں۔ تو پھر بچوں۔ اور دوسرے کمزور لوگوں کی پرورش کیونکر کرتا۔ حقوق کا ادا کرنا۔ دوستی کے تعلقات یہ سب اُنس کو چاہتے ہیں۔ اس طرح پر میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس قدر یہ سلسلہ بڑھتا جاتا ہے۔ اسی قدر میرے تعلقات بڑھتے جاتے ہیں۔ اور متعلقین کا غم اور فکر بڑھ رہا ہے۔ اور ہر روز کسی نہ کسی عزیز یا دوست کی تکلیف کی کوئی نہ کوئی خبر آجاتی ہے۔ تو میں اس سے سخت کرب اور بے آرامی میں رہتا ہوں۔ اور بعض وقت تو یہاں تک حالت ہوتی ہے۔ کہ نیند بھی نہیں آتی۔ یہ سچی بات ہے۔ کہ جس قدر تعلقات بڑھتے ہیں۔ اسی قدر غم اور فکر بڑھتا ہے۔"

(الحکم ۲۴۔ جون ۱۹۰۳ء)

تبلیغی رپورٹیں

بیرونی ممالک کے تبلیغی مشنوں کی ہفتہ وار ڈاک سے ضروری خبریں

مرکزِ عیسائیت میں اسلام کا پیغام

جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مبلغ انگلستان لکھتے ہیں:۔ یکم جون ۱۹۳۴ء کو میں نے تھیوسافیکل لاج میں ہیوبل میں اسلام کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی جس کے بعد پورا گھنٹہ سوال و جواب ہوتے رہے۔ آخر پر بہت شکریہ ادا کیا گیا۔ اور کئی ممبروں نے انگریزی پر میرے کامل عبور کے لئے مجھے خراج تحسین ادا کیا۔ اور دوبارہ آنے کی دعوت دی ۱۰ جون کو سوشل تھا۔ جس کی کامیابی کا سہرا ہمارے نومسلم بھائی مسٹر ناصر بائیلے کے سر ہے۔ بعض غیر مسلم بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے ہائیڈ پارک میں دو تقریریں کیں۔ ایک بائیبل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر۔ اور دوسری فضیلت اسلام پر۔ میر عبدالسلام صاحب نے بھی درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ اور سوالات کے جواب بھی دیئے۔ بعض تبلیغی خطوط بھی لکھے گئے۔ اور روٹری کلبوں میں لیکچروں کا انتظام کرنے کے لئے بھی بعض خطوط لکھے گئے مسجد میں آنے والوں کو اسلامی مسائل سمجھائے گئے۔ اور نومسلمین کو دینی تعلیم دی گئی۔ میں نے روٹری کلب وانڈسورتھ میں ۱۲ جون کو تحریک احمدیت پر تقریر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات اور آپ کی تعلیمات کو پیش کیا۔ تقریر بہت توجہ سے سنی گئی۔ اور مخلصانہ شکریہ کا ووٹ پاس کیا گیا۔

افریقہ کے حبشیوں میں نورِ اسلام

ہمارے گولڈ کوسٹ کے مشنری حکیم فضل الرحمٰن صاحب ۲۶- مئی کو لکھتے ہیں:۔ گزشتہ دو ہفتوں میں متعدد لوگوں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ پانچ لیکچر اسلام کی خوبیوں پر اور عیسائیت کی تردید میں دیئے گئے۔ روزانہ درس قرآن و حدیث۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیا جاتا ہے۔ مقامی احمدی بھی تبلیغ میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ وہ بصورتِ وفود دو علاقہ دیہات میں گئے۔ اور لیکچر دیئے۔

گزشتہ ستر سال سے یہاں کوئی چیف نہیں تھا۔ اب ایک نیا چیف منتخب ہوا ہے۔ جو روشن دماغ نوجوان اور کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے مختلف چرچوں میں دعا۔ اور مشورہ حاصل کرنے کے لئے لے جایا گیا۔ اور اسی طرح میرے پاس بھی لایا گیا میں نے اسے اپنے کونسلروں اور رعایا کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق بعض ہدایات دیں۔ قرآن کریم کا پارہ اول اور بعض دوسری کتب پیش کیں۔

۲۴- مئی ایمپائر ڈے تھا۔ ہمارے سکول میں اس تقریب پر ایک جلسہ کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر اور دوسرے یورپین آفیسر شامل ہوئے کارروائی بہت پسند کی گئی۔ اس ہفتہ میں ۲۹ افراد نے بیعت کی

لیگوس مشن کی سرگرمیاں

چیف امام قاسم آراجو سے ۲۶ مئی کو لیگوس سے لکھتے ہیں:۔ تبلیغ کا کام سرگرمی سے جاری ہے سلطان اسکو ٹو انگلینڈ جا رہے ہیں۔ میں نے امام صاحب مسجد لنڈن کو ان کے لنڈن پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کر دیا ہے۔ تا ان کا استقبال کیا جا سکے۔ مخالف کو نقصان پہنچانے کے لئے یہاں ایک پرانا طریق ہے۔ کہ مٹی کے ایک بُت کو زہریلی نباتات کے عرق میں تر کر کے دوسرے پر پھینکا جاتا ہے جو اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے۔ یہاں کے لوگ اسے ایک قسم کا جادو یا سحر سمجھتے ہیں۔ اسے جوجو کہا جاتا ہے حکومت نے جوجو خلاف قانون قرار دے رکھا ہے۔ مسجد کے مقدمہ میں جن لوگوں کو شکست ہوئی۔ ان کی طرف سے گزشتہ شنبہ کی شب کو مسجد میں جوجو پھینکا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی نقصان نہ ہوا۔

زلزلۂ بہار کی افسوسناک خبریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے ایمان افزا ثابت ہوئیں۔ جماعت کے تمام ممبر بخیریت ہیں۔ اور کام نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔ اس ہفتہ کے بیعت کنندگان کی تعداد تیرہ ہے۔

کمپالہ میں پیغامِ حق

ملک نصراللہ خاں صاحب کمپالہ سے ۱۷- جون کو لکھتے ہیں یہاں زبانی تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے۔ مگر کم۔ اس لئے نیروبی اور یوگنڈا وغیرہ سے نیز مرکز سے بھی تبلیغی لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا جاتا ہے۔ گزشتہ ڈاک میں پچاس روپیہ کے گجراتی ٹریکٹ منگوائے۔ تبلیغ کے لحاظ سے یہ ایک اہم جگہ ہے۔ کیونکہ ہر قوم کے لوگ یہاں آباد ہیں۔

نیروبی میں مخالفت

قاضی عبدالسلام صاحب نیروبی سے لکھتے ہیں۔ یہاں مخالفت سخت زوروں پر ہے۔ ہمارے خلاف سخت گندہ اور اشتعال انگیز لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ ہم ہفتہ وار ان کے اشتہارات کے جواب شائع کرتے ہیں۔ مخالفین کو ایک چٹھی رجسٹری کر کے ارسال کی گئی ہے جس میں انہیں مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے لئے لکھا ہے۔ مخالفت خدا کے فضل سے ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہو رہی ہے۔ شہر میں احمدیت کا عام چرچا ہے۔ سنجیدہ لوگ مخالفین کے گندے لٹریچر کو دیکھ کر ان سے بدظن اور سلسلۂ احمدیہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

سالانہ رپورٹیں جلد بھجوائیں

سالانہ رپورٹ تیار ہو رہی ہے۔ مگر ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس لئے ۲۰- جولائی ۱۹۳۴ء تک تمام جماعتوں کی مفصل رپورٹ آجانی چاہیئے۔ رپورٹ یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰- اپریل ۱۹۳۴ء تک کی ہو۔ جن جماعتوں کے کام کا ماہواری گوشوارہ الفضل میں شائع ہوتا رہا ہے۔ وہ بھی اپنی رپورٹوں کو دیکھ لیں۔ اگر کوئی نقص ہو تو وہ اسے دور کر سکتی ہیں۔ یعنی اپنے کام کا سالانہ گوشوارہ تیار کر کے الگ بھیجدیں۔ تا اسے سالانہ رپورٹ میں شائع کیا جائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

تبلیغی ٹریکٹ ۳۱ دوبارہ چھپ گیا

تبلیغی ٹریکٹ ۳۱ "کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی کے اجرا کا قائل کافر ہے" دوبارہ چھپ گیا ہے ضرورت مند احباب چار روپیہ فی ہزار کے حساب سے قیمت بھیجدیں۔ آرڈر آنے پر بذریعہ وی پی بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

جماعت احمدیہ کے نئے مولوی فاضل

امسال جامعہ احمدیہ قادیان کے ۱۷ طلبا نے مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا جن میں سے حسب ذیل کامیاب ہوئے:۔

حافظ بشیر احمد صاحب ۴۱۸ - محمد افضل صاحب ۳۲۹- محمد عبداللہ صاحب ۳۲۷ - عبدالرحمٰن صاحب لائلپوری ۳۲۲- عبدالرحمٰن صاحب کھاروی ۳۱۴- روشن دین صاحب ۳۱۲- امام الدین صاحب ملتانی ۳۰۴- عبداللہ صاحب زیروی ۳۰۳ سید احمد علی صاحب ۲۹۸۔

ان کے علاوہ مولوی غلام احمد صاحب کاشمیری نے پرائیویٹ طور پر امتحان پاس کیا۔ اور ۳۹۸ نمبر حاصل کئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

32

الفضل

نمبر ۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

قرضہ بل اور حکومتِ پنجاب

زمینداران پنجاب کس طرح بچ سکتے ہیں

ضرورت ہے۔ کہ قرضہ بل کو جلد سے جلد مؤثر اور مفید قانون کی صورت دی جائے۔ کیونکہ سود خوار ساہوکار اس سے مشتعل ہو کر مقروض زمینداروں کو از حد تکلیف دینے اور مصائب میں مبتلا کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ شملہ کے اجلاس میں بحث کے بعد بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا گیا ہے۔ اور حکومت نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ منظور کرے گی۔ ہندو اس بل کو نامنظور کرانے یا کم از کم اسے بے اثر بنانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ اور وہ نہایت سرگرمی سے اس کام میں مصروف ہیں۔ ادھر "زمیندار" بل کو موجودہ حالت میں بالکل ناکافی سمجھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس میں مناسب ترامیم کی جائیں۔ چنانچہ چوہدری چھوٹو رام صاحب نے کونسل میں زمینداروں کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا:۔

"میری پارٹی کا خیال ہے۔ کہ یہ بل بالکل ناکافی ہے۔ اور میں اگر اس بل کی حمایت کر رہا ہوں۔ تو صرف اس لئے کہ اس کی تہ میں جو اصول کام کر رہا ہے۔ وہ قابل منظوری ہے۔ اور میں کوشش کرونگا۔ کہ چیدہ کمیٹی میں اس بل میں مناسب ترمیم کراؤں۔ تاکہ یہ ایک مفید قانون بن سکے۔ ورنہ میں اسے نامنظور کرانے کے لئے ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا۔ جو اس کے خلاف ہیں"

فی الواقعہ اگر یہ بل مفید صورت اختیار نہ کرے۔ اس سے مقروض اور تباہ حال زمینداروں کی حد سے بڑھی ہوئی مصائب میں کوئی کمی واقعہ نہ ہو۔ تو پھر اس کا پاس ہونا بالکل فضول ہے بظاہر حالات سلیکٹ کمیٹی کے متعلق یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ متفقہ طور پر اپنی رپورٹ پیش کر سکے۔ علاوہ ازیں بل کو ناکام بنانے والوں نے سب سے بڑا حربہ جو استعمال کیا ہے۔ اور جس سے قدرتی طور پر زمیندار پہلے سے ہی متاثر ہیں۔ اس کی وجہ سے حکومت بھی مخالفین بل سے دبتی ہوئی نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس نے انہیں اطمینان دلاتے ہوئے بالفاظ راجہ نریندر ناتھ صاحب یہ وعدہ کر لیا ہے۔ کہ اگر کچھ عملی تجاویز پیش کی گئیں۔ تو وہ اس بل میں ترمیم کرنے کے لئے انہیں منظور کرے گی"۔

حکومت نے اس بل کو پیش کرنے کی ضرورت یہ بیان کی تھی۔ کہ زمینداروں کی حالت قرض کے بار کی وجہ سے تباہی کی نہایت ہی خطرناک حد کو پہنچ چکی ہے۔ اور اس قرض میں روز بروز اضافہ ناقابلِ برداشت ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے ضروری ہے۔ کہ زمینداروں کے زندہ رہنے کی صورت پیدا کی جائے۔ اور وہ صورت یہ بل ہے اس بل کے مخالفین کو زمینداروں کی حالتِ زار سے انکار نہیں بلکہ وہ یہاں تک تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ راجہ نریندر ناتھ صاحب نے کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"پنجاب کے زمینداروں کی حالت ہمسایہ صوبوں کے زمینداروں سے بھی بُری ہے" (ملاپ ۳۰۔ جون)

لیکن وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اس کے ذمہ وار سود خوار نہیں۔ بلکہ خود حکومت ہے۔ جو "زمینداروں کی پیداوار کا ۴۰ فیصدی حصہ لے جا رہی ہے۔ اور یہ ایک ایسی نسبت ہے۔ جو کسی حالت میں برداشت نہیں کی جا سکتی"۔ در اصل یہ دونوں باتیں درست ہیں۔ سود خوار جہاں سودی قرض کے ذریعہ زمینداروں کا خون چوس رہے ہیں۔ وہاں حکومت کی مالیہ اور آبیانہ کی حد سے بڑھی ہوئی شرح نے بھی انہیں ادھموا بنا رکھا ہے۔ ذرا غور تو کیجئے۔ شہری آبادی سے حکومت بذریعہ انکم ٹیکس جو کچھ وصول کرتی ہے۔ اس کی اوسط ۲٫۴ روپے فی کس ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں دیہاتی آبادی سے جو کچھ وصول کیا جاتا ہے۔ اس کا اوسط ۲٫۴ فی کس ہے۔ پھر جہاں شہری آبادی کو ٹیکس ادا کرنے میں یہ رعایت حاصل ہے۔ کہ آمدنی کی ایک خاص مقدار ٹیکس کے بار سے مستثنیٰ ہے۔ وہاں چھوٹے سے چھوٹے زمیندار کے لئے بھی مالیہ کی ادائگی لازمی ہے۔ اور ہر زمیندار کو مالیہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ خواہ اس کی زمین سے اتنی بھی پیداوار نہ ہو۔ کہ اس سے مالیہ ادا کیا جا سکے۔ ان حالات میں مالیہ کی وہ شرح جو اس وقت قائم کی گئی تھی۔ جبکہ اجناس موجودہ نرخ کے مقابلہ میں دوگنی گراں تھیں۔ زمینداروں کے لئے یقیناً حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ ان کی مالی تنگی میں بہت زیادہ اضافہ کا موجب ہو رہی ہے۔ اور قدرتی طور پر زمینداروں میں یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ ان کے مصائب میں حکومت کے موجودہ ٹیکسیشن سسٹم کو بھی بہت کچھ دخل ہے۔

زمینداروں کے اس احساس کو بیدار کرتے ہوئے اور قرضہ بل کے متعلق یہ کہتے ہوئے کہ حکومت کی اس سے غرض زمینداروں کو فائدہ پہونچانا نہیں۔ بلکہ ان سے مالیہ وصول کرنے کے لئے آسانی پیدا کرنا ہے۔ مخالفین بل نے حکومت کو شش و پنج میں ڈال دیا ہے۔ اور وہ قرضہ بل کو مفید صورت میں پاس کرنے میں ایسی سرگرم نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ اسے ہونا چاہیئے تھا۔ دریں حالت اگر مجوزہ بل بالکل بے کار ہو کر رہ جائے تو کوئی تعجب نہیں۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جب صوبہ پنجاب کی دو اڑھائی کروڑ زمیندار آبادی موت اور زیست کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اور اس کی حالت زار حکومت پر بھی اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ تو اسے بچانے کے لئے جتنے بھی پہلو ہیں۔ ان کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی طرف فوری توجہ کی جائے۔ زمینداروں کو قرض کے بار سے نجات دلانے کا انتظام کیا جائے۔ ان سے مالیہ اور آبیانہ جس شرح سے وصول کیا جاتا ہے۔ اس میں کمی کی جائے۔ چھوٹے چھوٹے زمیندار جن کی نہایت قلیل آمدنی ہے۔ انہیں لگان بالکل معاف کر دیا جائے۔ زمینداروں کے لئے زراعت کے پیشہ کے علاوہ کوئی اور امدادی کام مہیا کئے جائیں۔ تاکہ وہ فرصت کے ایام میں ان کے ذریعہ آمدنی میں اضافہ کر سکیں۔

یہ سب ضروری امور ہیں۔ اور زمینداروں کو بچانے کیلئے ان کی طرف توجہ کرنا اور انکو عمل میں لانا حکومت کا فرض ہے۔ اگر یہ یک بیک وقت عمل میں نہیں لائے جا سکتے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کچھ بھی نہ کیا جائے۔ اور اگر کچھ کرنے کا ارادہ کیا جائے۔ تو اسے مفید اور مؤثر نہ بنایا جائے۔ پس حکومت پنجاب نے زمینداروں کو تباہی سے بچانے کے لئے جو بل قرضہ کے متعلق تجویز کیا ہے۔ اسے مفید شکل میں پاس کرنا چاہیئے۔ اور اس بات کا اطمینان دلانا چاہیئے۔ کہ زمینداروں کی حفاظت کے دوسرے پہلوؤں

پر بھی ضرور غور کیا جائے گا۔ اور انہیں عمل میں لایا جائے گا۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ پنجاب کے زمینداروں کی حالت ہندوستان کے تمام صُوبوں کے زمینداروں سے بدتر ہے۔ اور جب دوسرے صُوبوں کی حکومتیں زمینداروں کی حفاظت کے لئے مفید انتظامات کر رہی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکومت پنجاب ادھر متوجہ نہ ہو۔

جانوروں کی قربانی کا ظالمانہ طریق

اسلام نے دُنیا پر جہاں اور بے شمار احسانات کئے ہیں۔ وہاں جانوروں کے ساتھ بے رحمانہ اور ظالمانہ سلوک کرنے سے بھی سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ پھر جہاں انسانی ضروریات کے لئے ایسے جانوروں کو جن کا گوشت انسان کی صحت کے لئے مضر نہیں۔ بلکہ مفید ہے۔ ذبح کرنے کی اجازت دی ہے۔ وہاں اس بات کی بھی سخت تاکید کی ہے کہ ایسے رنگ میں ذبح کیا جائے۔ جس سے مذبوح کو ممکن سے ممکن کم تکلیف پہونچے۔ اس کے مقابلہ میں دُوسرے مذاہب میں اس بات کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ اور آج خواہ ان میں سے کسی مذہب کے پیرو یہ دعوٰے کریں۔ کہ ان کا مذہب کسی جانور کو ذبح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ان کی مقدّس کتب اور مذہبی رسُوم اس کی پُرزور تردید کرتی ہیں۔ اور جہاں کہیں ان رسُوم کو ادا کیا جاتا ہے۔ وہاں وحشت اور درندگی کو انتہا تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

"ٹائمز آف انڈیا" بمبئی کی ہیومینی ٹیرین لیگ کے ایک جلسہ کا ذکر کرتا ہُوا لکھتا ہے۔ کہ اس نے بمبئی پریذیڈنسی کے اندر جانوروں کی قربانی کے خوفناک طریقوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور سناتنی ہندوؤں کی اس رسم کو جو مذہب کے نام سے ادا کی جاتی ہے۔ قابل نفرین قرار دیتے ہُوئے حکام سے اپیل کی ہے۔ کہ وُہ انسانیت کے نام پر ایسی قربانی کا سدباب کریں۔

انجمن کے سابق صدر مسٹر جسٹس جیکسن نے قربانی کے خوفناک طریقوں کی جو تفصیل بیان کی ہے وُہ یہ ہے۔ کہ بھیڑ کو ہلاک کرنے سے پہلے اس کے عضو اور اس کے کان ایک ایک کرکے کاٹے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ بھیڑ کے جسم سے ۳۲- جگہوں کی بوٹیاں کاٹی جاتی ہیں۔ بھینسوں کو بڑے بڑے گڑھوں میں گرایا جاتا ہے۔ اور پھر تیز تلواروں سے انہیں زخمی کیا جاتا ہے آخر بڑے عذاب کے بعد بھینس کا سر جسم سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اور جانوروں کو کئی مختلف رنگوں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ ابھی وُہ زندہ ہی ہوتے ہیں۔ کہ ان کا گوشت دانتوں سے کاٹا جاتا اور ان کا خون پیا جاتا ہے۔

کاش مسلمانوں کو قربانی سے بجبر روکنے والے ہندو اس قسم کی وحشیانہ رسُوم ادا کرنے والے ہندوؤں کی طرف توجہ کریں۔

کلکتّہ کے میئر کا انتخاب

پچھلے دنوں جب مسٹر فضل الحق کے کلکتہ کارپوریشن کا میئر منتخب ہونے پر پنجاب کے کانگرسی اخبار ہندوؤں کی فراخ دلی کے گیت گا رہے۔ اور مخلوط انتخاب کی برکات گنا رہے تھے۔ تو کلکتہ کے ہندو اس جوڑ توڑ میں مصروف تھے۔ کہ اس انتخاب کو قائم نہ رہنے دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ انہوں نے مسٹر فضل الحق صاحب کی بجائے مسٹر سرکار کو میئر بنا کر دم لیا۔ اور اس طرح مسلمانوں پر واضح کر دیا۔ کہ ہندوؤں سے انہیں قیامت تک بھی کسی قسم کی رواداری کی توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ اسی طرح انگریز ممبروں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کے ساتھ شریک ہو کر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی۔ کہ مسلمانانِ بنگال کے حقوق سخت خطرہ میں ہیں۔ جنہیں باوجود کثرت کے صوبہ میں کم نمائندگی دی گئی ہے۔

مسلمان ممبر قابلِ مبارکباد ہیں جنہوں نے ہندوؤں۔ اور انگریزوں کے متحد ہو جانے پر اپنے آپ کو قلت میں پا کر بھی اپنے اتحاد و یکجہتی کو قائم رکھا۔

کپُورتھلہ کے احراری لیڈر کا معافی نامہ

احراریوں کے خاص نمائندہ اور کپُورتھلہ میں شورش پھیلانے والوں میں سے ایک شخص چودھری عبد العزیز ہے۔ جو قانون شکنی کرنے اور کرانے میں سب سے پیش پیش رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو فدائے قوم ظاہر کرتا رہا ہے۔ لیکن اب جبکہ اس نے ازسرِ نو شورش میں حصہ لیا۔ تو پبلسٹی آفیسر ریاست کپورتھلہ نے اس کا وہ معافی نامہ شائع کر دیا۔ جسے پیش کرکے گزشتہ جنوری میں اس نے رہائی حاصل کی تھی۔ اس میں اس نے مہاراجہ بہادر کو لکھا تھا۔

"میں حضور کا فرمانبردار ہوں۔ آپ اطمینان رکھیں۔ آئندہ کوئی غیر آئینی حرکت سرزد نہ ہوگی۔ نہ ہی کسی جتھہ کی تنظیم کی جائے گی۔ نہ محاصل اراضی میں تخفیف کے لئے پراپیگنڈا کیا جائے گا"

یہ ایک بہت بڑے احراری لیڈر کا معافی نامہ ہے۔ کسی ناروا فعل کے متعلق معافی مانگنا معیوب نہیں۔ لیکن جو عہد کیا جائے۔ اس پر قائم نہ رہنا قابلِ مذمت ہے۔ اور ایسا انسان قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ اس کی کسی بات پر اعتماد کیا جائے۔

ضلع گوڑگانواں میں فتنۂ ارتداد

اخبارات میں شائع ہُوا ہے۔ کہ پلول۔ ضلع گوڑگانواں میں ۸۴- مولا گجروں کے خاندان مرتد ہو چکے ہیں۔ اور غیر مسلم فتنۂ ارتداد کو مزید وسعت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ اور منصرم مرکزی جمعیۃ تبلیغ اسلام انبالہ" نے "جمعیۃ کے ملازمین کی پانچ پانچ ماہ کی بقایا تنخواہ" کی ادائگی کے لئے اس کی اشاعت نہیں کی۔ تو ضرورت ہے۔ کہ اس فتنہ کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اگر ضلع گوڑگانواں کے معزز اور ذمہ دار مسلمان خواہش کریں۔ اور اس بات کا ذمہ لیں۔ کہ علماء کہلانے والوں کو احمدی مبلغین کی جدوجہد میں مزاحم نہ ہونے دینگے۔ تو احمدی مبلغ مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنے۔ اور مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کا کام اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں۔

آریہ اخبارات کی اخلاقی حالت

آریہ اخبارات جن میں سے ہر ایک اپنے ہر پرچہ کا ایک بڑا حصہ جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہُودہ سرائی کرنے اور احمدیوں پر طرح طرح کے جھوٹے الزام لگانے میں صرف کرتا ہے۔ جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ ان کے اخلاق کا اندازہ ایڈیٹر صاحب آریہ ویر کے حسب ذیل الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ وُہ اپنی بیوی کے فوت ہونے اور دوسرے مصائب میں مبتلا ہونے کا ذکر کرتے ہُوئے ۳- جولائی کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

"آریہ ویر نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اجلاس کے موقعہ پہ مہاشہ کرشن کی بجائے کسی دوسرے شخص کو منتری بنانے کے لئے لکھا۔ اور مہاشہ کرشن نہ بن سکے۔ اس وقت سے مہاشہ کرشن کے کچھ بل ڈاگس (کتے) اور پٹھوؤں نے آریہ ویر کے خلاف جہاد کرنا سماجوں میں پھر پھر کر بائیکاٹ کرانا اپنا ادیش بنا رکھا ہے۔ اس موقعہ پر بھی اس کرتویہ کو اچھی طرح پالن کیا گیا۔ .... اس ضمن میں مہاشے سنت لال ودیارتھی ایڈیٹر ریفارمر اور مہاشہ چرنجی لال پریم ایڈیٹر آریہ مسافر کا خاص طور پر مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے باہر جا کر خوب بنا دی کی"

ایڈیٹر صاحب "آریہ ویر" کو اس بات کا بھی گلہ ہے۔ کہ آریہ اخباروں نے ان کی دھرم پتنی کی وفات پر اظہارِ افسوس کرنا تو الگ رہا یہ خبر شائع کرنی بھی مناسب نہ سمجھی۔ اور آخر میں کچھ آپ بیتی بیان کرتے ہُوئے اور کچھ پُرانے واقعات کا حوالہ دیتے ہُوئے آریوں سے دریافت کیا ہے۔ کہ "چوروں اور ڈاکوؤں کے حوالے آریہ سماج کرکے کہاں جا رہے ہو"

حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ اخبارات کی حالت بے حد قابلِ اصلاح ہے۔ اور اگر آریوں نے ادھر توجہ نہ کی۔ تو انہیں پہلے سے بھی زیادہ بُرا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حدیث ”ثلاث کذبات“

ابوالانبیاء صدیقاً نبیاً پر دروغگوئی کا الزام لگانیوالوں کی تردید

(۱)

شانِ ابراہیمی

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دنیا بھر کی مذہبی اقوام ایک مقدس ہستی یقین کرتی ہیں۔ آپ یہودیت۔ عیسائیت اور اسلام کے بانیوں کے جد امجد ہیں۔ خود اپنی ذات میں بہت بڑے اولوالعزم نبی ہیں۔ خدائے برتر و توانا کے نام پر جس بے نظیر قربانی اور حیرت زا ایثار کا نمونہ آپ نے پیش کیا۔ وہ رہتی دنیا تک اعلےٰ ترین قابلِ تقلید مثال ہے۔ آپ کی نسل سے بکثرت پیغامبر مبعوث کئے گئے۔ حتیٰ کہ فخر کائنات اور سردار دوجہاں حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی آپ ہی کی اولاد میں سے تھے۔ اسی ابراہیمی مقام اور شان پدری کے احترام کا نتیجہ ہے۔ کہ روئے زمین پر ہر لمحہ ہزارہا انسان بعد التجا۔ بارگاہ احدیت میں بایں الفاظ دعا کر رہے ہیں۔

اللھم صل علےٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علےٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

پس سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالانبیاء اور ایک مقدس ترین ہستی ہیں۔ یہود۔ نصاریٰ اور مسلمان خاص طور پر آپ کی عزت کرتے ہیں ؛

مسلمانوں پر تعجب

اس حقیقت کے باوجود نہایت ہی حیرت کا مقام ہے کہ جسطرح یہود و نصاریٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شانِ مقدس میں بیجا تفریط سے کام لے کر ان کی طرف بعض گناہ منسوب کر دیئے۔ اسی طرح مسلمان کہلانے والوں کا بیشتر حصہ بھی اسی رو میں بہہ گیا۔ اور مقام ابراہیم کو شناخت نہ کرنے کی وجہ سے اس مقدس انسان کو کذب بیانی جیسے گستاخانہ فعل کا مرتکب قرار دے دیا۔ یہودیوں کا ایک طبقہ کتب مقدسہ کی تحریف کا شغف رکھتا تھا۔ بنا بریں تورات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بعض غلط باتوں کا موجود ہونا یا یہودی طالمود میں ایسی روایات کا پایا جانا ہمیں تعجب میں نہیں ڈال سکتا۔ عیسائیوں کی نظر میں تمام نبیوں کو گنہگار ثابت کرنا عیسائیت کا بنیادی ستون ہے۔ تاکہ اس طرح یسوع مسیح کے لئے صلیبی موت جائز ثابت کی جائے۔ لہٰذا اگر عیسائی پاکباز حضرت ابراہیم کو ناپاک اور گنہگار بتائیں۔ اور ان کی طرف جھوٹ منسوب کریں۔ تو زیادہ حیرانی کی بات نہیں۔ لیکن رہ رہ کر تعجب آتا ہے۔ کہ مسلمان جن کے مذہب کی بنیاد عصمت انبیاء پر ہے۔ اور جن کی الہامی کتاب میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے خاص عظمت و پاکیزگی مذکور ہے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ کیوں آیا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے تین مرتبہ جھوٹ بولا ؛

غلط ترین عقیدہ کی بنیاد

کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اس غلط ترین عقیدہ کا ماخذ وہ حدیث ہے جسے حضرت امام بخاری اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے۔ اور جس کے الفاظ یہ ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم الا ثلاثاً (بخاری)

یعنے حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے نہیں جھوٹ بولا۔ مگر تین مرتبہ۔

یہ روایت اپنے اجمال اور اپنی تفصیل کے ساتھ بخاری مسلم ترمذی اور مشکوٰۃ المصابیح وغیرہا میں متعدد مرتبہ مذکور ہے تین مرتبہ جھوٹوں کی تفصیل بھی درج ہے۔ پھر یہ روایت دو طور پر مروی ہے۔ (۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے بطور خبر واقع کے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا۔ (معاذ اللہ) یہ روایت ابوہریرہ سے منقول ہے۔ (۲) حدیث شفاعت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے مونہہ سے کہلوایا گیا ہے۔ کہ میں نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا۔ بہر صورت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) کاذب قرار دینے والوں نے اس گندہ عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید پر نہیں۔ بلکہ بعض روایات پر رکھی ہے ؛

احادیث کے متعلق تین عقیدے

احادیث کے متعلق تین عقیدے ہیں۔ (۱) حدیث کا وجود دین میں رخنہ اندازی کا موجب ہے۔ احادیث کا انکار ضروری ہے۔ احادیث جھوٹ اور افترا ہیں یہ مذہب اہل قرآن یا چکڑالویوں کا ہے۔ (۲) حدیث کے بغیر دین نامکمل ہے۔ احادیث پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن تو مجمل کتاب ہے۔ حدیث ہی اس کی مفصل ہے۔ یہ مذہب اکثر اہلحدیثوں کا ہے۔ ان میں سے غلو پسند طبقہ تو یہاں تک بھی کہہ دیا کرتا ہے۔ کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ حدیث کے بغیر قرآن مجید نامکمل ہے (۳) حدیث کا وجود دین کی بعض تفصیلات کے سمجھنے میں ازبس مفید ہے اس لئے صحیح حدیث کا ماننا ضروری ہے۔ لیکن ہر حالت میں حدیث قرآن مجید کے تابع ہے۔ یہ عقیدہ جماعت احمدیہ اور جملہ محققین کا ہے ؛

احادیث کے متعلق صحیح طریق عمل

ان نظریات کے ماتحت اہل قرآن ہر حدیث کی تغلیط و تردید میں پوری قوت صرف کرتے ہیں۔ اہلحدیث ہر رنگ میں حدیث کی حمایت اور تصدیق کو مقدم رکھتے ہیں۔ خواہ انہیں قرآن مجید کے بعض نصوص واضحہ کی بھی تاویل کرنی پڑے لیکن جماعت احمدیہ کا طریق عمل یہ ہے۔ کہ حدیث قرآن مجید کے تابع ہو کر مقبول قرار پائے۔ تاویل نصوص قرآنیہ کی نہیں۔ بلکہ الفاظ حدیث کی ہوگی۔ اور اگر جائز تاویل نہ ہو سکتی ہو یعنی حدیث کسی آیت قرآن پاک کے خلاف ہو۔ تو وہ حدیث مردود و باطل ہوگی۔ وہ راویوں کی خود ساختہ روایت ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہ ہوگا۔

ظاہر ہے۔ کہ ان ہر سہ نظریوں میں سے موخر الذکر نظریہ ہی صحیح اور قابل قبول ہے۔ قرآن مجید خدا کا یقینی اور قطعی کلام ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیانات راویوں کے اپنے الفاظ میں عرصہ دراز بعد مدون کئے گئے تھے۔ اس لئے ظنی اور غیر قطعی ہیں پس قرآن مجید اور احادیث کی اس نسبت حقہ کی وجہ سے احادیث کے واجب التسلیم ہونے کے لئے صرف راویوں کا ثقہ ہونا یا روایت کا مرفوع ہونا ہی کافی نہیں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کے کسی بیان کے بھی کسی طرح خلاف نہ ہو۔ گویا روایت کی درایت ضروری ہے۔ جس کا پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کے خلاف نہ ہو۔

اہلحدیثوں کا رویہ

بیان ماسبق کی روشنی میں آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ

حدیث ابراہیمی جس کے متعلق اس مضمون میں بحث کی جائیگی۔ کے ذکر پر اہل قرآن تو فی الفور اس کی تکذیب کردے گا۔ کیونکہ اس کا حدیث ہونا ہی اہل قرآن کے نزدیک اس کے غلط اور باطل ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس کے برعکس اہلحدیث فی الفور اس کا مصداق ہوجائیگا۔ کیونکہ صحاح بلکہ بخاری میں یہ حدیث مروی ہے۔ اب اس کے غلط ہونے کا کب احتمال ہوسکتا ہے۔ لہذا اہلحدیث نفس حدیث کو ماننا فرض قرار دے گا۔ خواہ اس کے معنوں کی تصحیح کے لئے دنیا بھر کی رکیک تاویلیں کرنی پڑیں۔

چنانچہ اخبار اہلحدیث امرتسر نے اپنی اشاعت ۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء اور ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء میں حدیث مذکور کو درست ثابت کرنے کے لئے زور لگایا ہے۔ ترجمہ حدیث اخبار اہلحدیث نے یوں کیا ہے۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ مگر تین جھوٹ" اور پھر محمد بن مسلمہ کا ایک واقعہ نقل کرکے جو خود تصدیق طلب ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ "جس طرح محمد بن مسلمہ کا کذب باوجود وقوع پذیر ہونے کے اہل معرفت کے مقولہ سب صحابی ثقہ ہیں کے خلاف نہیں اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام باوجود ان تین واقعات کے "صدیقاً نبیاً" ہیں۔ لاشک فیہ" (۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء)

ناظرین غور فرمائیں۔ اہلحدیث کو حدیث کی بیچ میں قرآن پاک کی نص صریح کی بودہ ترین تاویل سے بھی اجتناب نہیں۔ یہ دراصل اسی نظریہ کا اثر ہے جس کی تقلید میں اہلحدیث دوست اندھا دھند بہے چلے جارہے ہیں۔ حالانکہ صحیح طریق یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کو حدیث پر "مہیمن" اور نگران قرار دے کر اس کے حکم کو اصل اور حدیث کو اس کے تابع رکھا جائے۔

حضرت ابراہیمؑ سے صدور کذب ناممکن تھا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کردہ اکاذیب کی تفصیلی تردید کرنے سے پیشتر میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ عقلی طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کذب کا صدور ناممکن تھا۔ کیونکہ کذب بیانی کا مرتکب وہی شخص ہوسکتا ہے۔ جو پرلے درجہ کا بزدل ہو۔ مالی یا جانی نقصان سے ڈرتا ہو۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور قوتوں پر یقین نہ ہو۔ یہ وہ حقیقت ہے۔ جس کا کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ اب کیا حضرت ابراہیمؑ بزدل تھے؟ کیا ان کو الٰہی تصرفات اور خدائی قدرتوں میں شبہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ حضرت ابراہیم تو وہ جری ہیں۔ جنہوں نے تن تنہا ساری قوم کو للکار کر کہہ دیا تھا۔ لقد کنتم انتم وآباؤکم فی ضلال مبین۔ (الانبیاء) کہ تم سب اور تمہارے باپ دادے بھی کھلی گمراہی میں ہو۔ تاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین۔ بخدا! تمہارے جانے کے بعد تمہارے بتوں سے نپٹ لوں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نہایت درجہ بہادر تھے۔ اور وہ راہ خدا میں سچائی کی خاطر کسی مالی یا جانی قربانی سے دریغ کرنے والے نہ تھے۔ انہوں نے الٰہی تصرفات کا غیر معمولی کرشمہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ دہکتی ہوئی آگ ان کے لئے سرد کردی گئی۔ اور وہ اپنے اکلوتے کو حکم خداوندی کی تعمیل میں ذبح کرنے سے ذرا نہ جھجکے۔ کونسا عقلمند انسان یہ تسلیم کرسکتا ہے۔ کہ اس جرأت اور غیر معمولی قوت قدسیہ کا مالک اور خدائے قدوس کا برگزیدہ نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام وہمی خطرات کی وجہ سے جھوٹ ایسے بزدلانہ فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے۔ نہ ایک مرتبہ بلکہ تین مرتبہ۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایسا اعتقاد وہی شخص رکھ سکتا ہے۔ جو یا تو عداوت ابراہیمؑ میں اندھا ہوگیا ہو۔ یا پھر عقل وخرد کو جواب دے چکا ہو۔ ورنہ مقام ابراہیمی کا ادنےٰ عارف بھی ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہوں نے تین مرتبہ جھوٹ بولا۔

حدیث کی تحقیق

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ احادیث کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک بہترین ہے۔ نہ تو ہم اہل قرآن کی طرح حدیث کو حدیث ہونے کی وجہ سے رد کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اہلحدیث کی طرح محض اس وجہ سے قبول کرتے ہیں۔ کہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ بلکہ معقول طریق پر حدیث کی پڑتال کرکے اس کو قبول کرتے ہیں۔ میں اسی مسلک کے ماتحت اس حدیث کی تحقیقات پیش کروں گا۔ یاد رہے۔ کہ حدیث کی تحقیق دو طور پر ہوسکتی ہے۔ (۱) بیرونی شہادت کے رو سے (۲) اندرونی شہادت کے رو سے۔ بیرونی شہادت سے اس جگہ میری مراد قرآن مجید اور واقعات کی شہادت ہے۔ اور اندرونی شہادت کا مطلب یہ ہے۔ کہ رواۃ حدیث اور الفاظ حدیث کی تدقیق کی جائے۔ میں نے حدیث زیر بحث کو ہر طرح جانچا ہے۔ اور اس تحقیق کی بناء پر میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ حدیث اپنے الفاظ میں بالکل غلط ہے۔ اور ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا ذکر قرآن مجید میں

سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں قرآن مجید کی شہادت کیا ہے۔ اور کیا اس کے ساتھ اس حدیث کا اجتماع ہوسکتا ہے؟ سو اس کے متعلق میں صرف مندرجہ ذیل آیات پیش کرتا ہوں۔ (۱) سورہ ممتحنہ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ۔ کہ اے مومنو! ابراہیم اور اس کے تابعین میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اس اعلان کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اقوال میں سے صرف ایک قول کی پیروی سے منع کیا ہے۔ اور اس کو نمونہ بنانے سے استثناء فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنے مشرک باپ سے استغفار کا وعدہ کیا تھا۔ اس آیت اور اس استثناء سے صاف عیاں ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کے تین جھوٹوں والا بیان محض افسانہ ہے۔ (۲) ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین (بقرہ ع ۱۶) بجز بے وقوفوں کے کون ابراہیم کے طریق وملت سے مونہہ پھیر سکتا ہے؟ ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں برگزیدہ کیا۔ اور آخرت میں بھی وہ زمرہ صالحین میں ہوگا۔ یاد کرو جب اس کے رب نے اس کو فرمانبرداری کا حکم دیا تو اس نے فی الفور کہا۔ کہ میں رب العالمین کا ہر طرح فرمانبردار ہوں (۳) واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین (بقرہ) جب ابراہیم کے رب نے اسکو چند باتوں میں آزمایا۔ تو ابراہیم ان آزمائشوں میں بالکل پورا اترا۔ تب خدا نے کہا۔ میں تجھے لوگوں کے لئے امام بناؤں گا۔ اس نے عرض کیا۔ میری اولاد میں سے بھی امام بنایئے گا۔ فرمایا۔ ان میں سے ظالم میرے اس عہد کو نہ پائیں گے۔ (۴) واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقاً نبیاً۔ (مریم) ابراہیم کا کتاب میں ذکر کر یقیناً وہ بہت ہی راستباز اور فرستادہ حق تھا۔ ان آیات بالخصوص آخری آیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق یہ خیال کہ انہوں نے تین مرتبہ جھوٹ بولا۔ سراسر ظالمانہ اور باطل خیال ہے۔

حضرت ابراہیمؑ صدیق تھے

اگر ذرا تعمق سے دیکھا جائے۔ تو فرمان الٰہی (انہ کان صدیقاً نبیاً) درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اس گندہ خیال کی تردید کے لئے نازل ہوا۔ صدیق صیغہ مبالغہ ہے۔ یعنی ایسا صادق اور راستبازی کا دلدادہ کہ اس سے جھوٹ کا صدور ناممکن ہو۔ امام راغب اصفہانی مفردات القرآن میں لکھتے ہیں:۔ الصدیق من کثر منہ الصدق وقیل بل یقال لمن لایکذب قط وقیل بل لمن لایتأتی منہ الکذب لتعودہ الصدق وقیل بل لمن صدق بقولہ واعتقادہ وحقق صدقہ بفعلہ قال واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقاً نبیاً" (ص ۲۸۰) یعنے صدیق وہ ہے جس سے صدق بکثرت ظاہر ہو۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ صدیق وہ ہے۔ جو کبھی بھی جھوٹ نہ بولے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ صدیق وہ ہے جس سے جھوٹ کا امکان ہی نہ ہو۔ کیونکہ سچائی اس کی گھٹی میں داخل ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ صدیق وہ ہے۔ جو اپنے قول اور اعتقاد میں راستباز ہو۔ اور اپنے صدق کو اپنے عمل سے ثابت کردے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ابراہیم کو کتاب میں یاد کرو۔ وہ بڑا ہی راستباز نبی تھا۔

صاحب المنجد نے صدیق کے معنوں میں لکھا ہے للکثیر الصدق

الکامل فیہ الذی یصدق قولہ بالعمل یعنے بہت راستباز کامل سچا جو اپنے قول کو عمل سے سچ ثابت کرے۔ مختار الصحاح میں لکھا ہے۔ "الدائم التصدیق وھو ایضاً الذی یصدق قولہ بالعمل" ہمیشہ تصدیق اختیار کرنے والا نیز جو اپنے قول کو فعل سے سچ کر دکھائے۔ المصباح المنیر میں صدیق کے معنے "ملازم للصدق" لکھے ہیں یعنی جو کبھی سچ سے علیحدہ نہ ہو۔ ناظرین کرام کتنا صاف اور واضح بیان ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ تو وہ تھا جس سے کذب کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ بھلا کیا جو شخص ایک نہیں۔ بلکہ تین مرتبہ جھوٹ بولے وہ صدیق ہو سکتا ہے۔

توریت کی شہادت

قرآن پاک کے بیان (انہ کان صدیقاً نبیا) کی تائید میں توریت کی شہادت بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) ابراہام نے میری آواز کو سنا۔ اور میری تاکید کو میرے حکموں اور میرے قانونوں اور میری شرعوں کو حفظ کیا ہے۔" (پیدائش ۲۶/۵)

(۲) "ان کو جو تجھے برکت دیتے ہیں۔ برکت دونگا۔ اور اس کو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے لعنتی کروں گا۔ اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے۔" (پیدائش ۱۲/۳) گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام معصوم کامل تھے۔ اور آپ پر برکت بھیجنے والے برکت پائیں گے۔ واقعات نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی جب دُرود شریف سکھایا۔ تو ابراہیم علیہ السلام والی برکت طلب کرنے کی ہی تلقین فرمائی۔ کیونکہ ابراہیمؑ کو برکت دینے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت دیئے جائیں گے۔ اس کے برعکس حضرت ابراہیم کو لعنت کرنے والے لعنت کے مستوجب ہوں گے۔ کون ہے جو حضرت ابراہیمؑ پر لعنت کرتا ہے؟ وہ جو کہتا ہے۔ کہ اس مقدسوں کے مقدس نے تین مرتبہ جھوٹ بولا (العیاذ باللہ) قرآن کریم میں جھوٹوں پر خدا کی لعنت آئی ہے۔ اس لئے جو شخص بھی دانستہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف تین جھوٹ منسوب کرتا ہے وہ یقیناً اپنے لئے لعنت خرید تا ہے۔ علامہ فخر الدین رازی نے ثلاث کذبات والی روائت کے متعلق کیا ہی پیارا قول فرمایا ہے لکھتے ہیں:- "اما الخبر الاول فلأن یضاف الکذب الی رواتہ اولیٰ من ان یضاف الی الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام والدلیل القاطع علیہ انہ لو جاز ان یکذبوا لمصلحۃ ویأذن اللہ تعالیٰ فیہ فلنجوز ھذا الاحتمال فی کل ما اخبروا عنہ وفی کل ما اخبر اللہ تعالیٰ عنہ وذلک یبطل الوثوق بالشرائع وتطرق التھمۃ الی کلھا" یعنی روایت ثلاث کذبات والی کے متعلق کہتا ہوں۔ کہ نبیوں کی طرف جھوٹ منسوب کرنیکی نسبت زیادہ بہتر یہ ہے۔ کہ اس روایت کے راویوں کو کاذب اور مفتری قرار دیا جائے جسکی پختہ دلیل یہ ہے۔ کہ اگر نبیوں کا کسی مصلحت کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہو۔ اور خدا تعالیٰ انکو اس میں اجازت دیتا ہو۔ تو پھر جائز ہوگا۔ کہ نبیوں کے سارے بیانات اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات میں بھی کذب بیانی کا احتمال ہو۔ حالانکہ ایسا احتمال تمام شریعتوں پر یقین کو باطل کرتا ہے۔ اور سب کو تہمت کے نیچے لاتا ہے۔

پس بیانات بالا سے ظاہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابراہیمؑ کے متعلق تین جھوٹوں والی روائت قرآن مجید عقل انسانی اور واقعات کی رو سے باطل اور غلط ثابت ہوتی ہے۔ اور مومنانہ طریق یہ ہے۔ کہ رواۃ حدیث کو کاذب گردانا جائے۔ نہ کہ حضرت ابراہیمؑ کے دامن کو کذب بیانیوں سے ناپاک کیا جائے۔

خاکسار ابوالعطاء، اللہ دتا جالندھری۔ فلسطین

تفسیر القرآن اور پھر مخفی

کوئی معمولی عقل وسمجھ رکھنے والا انسان بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ ایک مشہور مذہبی جماعت کا امام اور خلیفہ قرآن کریم کی تفسیر لکھے۔ اس تفسیر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے اعلانات کئے جائیں پیشگی قیمت ادا کرنیوالے ہر شخص کو خواہ وہ کسی فرقہ اور کسی مذہب کا ہو۔ اس کا خریدار بننے کی دعوت دی جائے۔ مگر وہ "مخفی تفسیر" ہو۔ کوئی خفیہ راز ہو اور اسے پوشیدہ رکھنے کا خاص انتظام کیا جائے۔ لیکن غیر مبائعین کے آرگن "پیغام صلح" اور ان کے "قبلہ" ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی عقل وفکر پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کی ہر بات خفیہ راز اور عقدۂ لاینحل نظر آتی ہے اور وہ لکھ رہے ہیں۔

"خلیفہ صاحب قادیان جناب میاں محمود احمد صاحب نے کوئی اردو تفسیر لکھی ہے جس کی اشاعت اندر ہی اندر مخفی طور پر ان کے مریدان خاص میں ہو رہی ہے"۔

اس بات پر اس قدر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ گویا انہوں نے کوئی بہت ہی خفیہ راز اور مخفی بھید معلوم کر لیا ہے۔ حالانکہ جس تفسیر کی طرف ان کا اشارہ ہے۔ اس کی اشاعت کے متعلق متعدد بار "الفضل" میں اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ اور ہر شخص کو اس کی خریداری کی دعوت دی جا چکی ہے۔ اگر یہ کوئی خفیہ راز ہوتا۔ اور اس کی اشاعت اندر ہی اندر مخفی طور پر مریدان خاص میں کرنی ہوتی۔ تو پھر اس کے متعلق اخبار میں اعلانات شائع کرنے اور اس کی خریداری کی تحریک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

بہر حال "پیغام صلح" ضد اور عداوت کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر اس تفسیر القرآن کو "بہت ہی زیادہ پیچیدہ اور راز کا معاملہ" قرار دے رہا ہے۔ جیسا کہ اس نے اپنے ۳ ر جولائی کے پرچہ میں بھی لکھا ہے۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دیگر مصروفیتوں کی وجہ سے جب اس تفسیر کی تکمیل میں توقع سے زیادہ دیر ہوئی تو بعض ایسے اصحاب جنہوں نے پیشگی قیمت بھیجی ہوئی تھی۔ اور جو بہت اشتیاق رکھتے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی۔ کہ جتنا حصہ تفسیر القرآن کا چھپ چکا ہے۔ اتنے سے ہی انہیں مستفیض ہونے کا موقع دیا جائے۔ اس جزو کا بقیہ حصہ چھپنے پر وہ اسے مکمل کر لیں گے۔ اس پر حضور نے انہیں اجازت دی۔ کہ ایسے اصحاب کو مطبوعہ حصہ دے دیا جائے۔ اس پر جن اصحاب نے یہ حصہ لیا۔ انہیں یہ ہدایت دے دی گئی کہ "مکمل اشاعت سے قبل کسی کو بھی احمدی ہو خواہ غیر احمدی" نہ دکھائیں۔ یہ اس لئے نہیں لکھا گیا تھا۔ کہ تفسیر القرآن کوئی راز کا معاملہ تھی۔ اور اس کی در پردہ اشاعت مطلوب تھی بلکہ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ چونکہ ابھی یہ حصہ نامکمل تھا۔ اور اس پر ٹائیٹل نہ لگایا گیا تھا جس پر قانونی لحاظ سے مطبع کا نام وغیرہ لکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس کے بغیر طبع شدہ چیز کی اشاعت جرم سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے یہ ہدایت دے دی گئی۔ کہ یہ صرف انہی چند اصحاب تک محدود رہے۔ جنہوں نے پیشگی قیمت ادا کرتے ہوئے اس کی مکمل اشاعت سے قبل اسے پڑھنے کا اشتیاق ظاہر کیا ہے صرف اتنی سی بات تھی۔ جس کی وجہ سے ممانعت کی گئی تھی۔ کہ مکمل اشاعت سے قبل کسی کو نہ دکھائی جائے۔ ورنہ تفسیر القرآن لکھنے۔ چھاپنے اور اس کی خریداری کے اعلانات شائع کرنے کے بعد اسے خفیہ راز بنانے اور اس کی پردہ داری کے انتظامات کرنے کا کیا مطلب۔ ان لوگوں کی ذہنیت کا کیا علاج کیا جائے۔ جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور مرکز سلسلہ سے حد سے بڑھا ہوا بغض وعناد ہے۔ اور وہ ہر بات کو الٹے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

حصۂ وصیت میں اضافہ

مہر دین صاحب سکنہ بوبک ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ موصی ۱۴۵ نے پہلے اپنی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی کی تھی مگر اب انہوں نے جولائی ۱۹۳۴ء سے اس میں اضافہ کرتے ہوئے ۱/۸ حصہ کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے

سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

مذاہب غیر

کرشن جی کی متھرا میں آمد

کرشن و بلرام کی کنس کو اطلاع

کرشن جی اور ان کا بھائی کیا بلحاظ شکل و شباہت خصائل و شمائل اور کیا بلحاظ عادات و اطوار گوپیوں سے مختلف تھے۔ اور ہر دیکھنے والا یہ محسوس کرتا تھا۔ کہ یہ دونو لڑکے کسی اور خاندان سے ہیں۔ اس لئے ان کا وجود زیادہ عرصہ تک پوشیدہ نہ رہ سکتا تھا۔ ان کی عمر کے ساتھ ساتھ ان کی خصوصیات بھی نمایاں ہونے لگیں۔ اور جا بجا چرچا ہونے لگا۔ ہوتے ہوتے کنس کو بھی یہ اطلاع ملی۔ کہ گوپیوں میں دو لڑکے ایسے ہیں۔ جو شاہزادے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ فوراً بھانپ گیا۔ کہ یہ واسدیو کے لڑکے ہیں۔ جو خفیہ طور پر یہاں پرورش پا رہے ہیں۔ اس خیال کے ساتھ ہی صدا جو دیوکی کی شادی کے وقت اسے سنائی دی تھی۔ اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔ اور ایک بار پھر اسے اپنی سلطنت خطرہ میں نظر آنے لگی۔ اس خطرہ کے انسداد کے لئے اس نے کرشن و بلرام کو قتل کرانے کی پھر کوششیں شروع کر دیں۔

چودس کے دنگل میں شمولیت کی دعوت

ان دونو کو قتل کرانے کی ادھیڑ بن میں اسے ایک صورت نظر آئی۔ اس زمانہ میں متھرا میں چودس کے روز ایک دنگل ہوا کرتا تھا۔ جس میں لوگ طاقت آزمائی کشتی، نیزہ بازی، شمشیر زنی اور تیر اندازی وغیرہ کے جوہر دکھلایا کرتے تھے۔ اس نے سوچا کہ اگر کرشن اور بلرام اس دنگل میں شریک ہونے پر آمادہ ہو جائیں۔ تو بآسانی ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جادو بنس کے ایک سردار اکرور نامی کے ذریعہ اس نے کرشن و بلرام کو مع برادر دو گوپیوں کے ساتھ اس دنگل میں مدعو کیا۔

کنس کے منصوبہ کی اطلاع

وشنو پوران میں لکھا ہے۔ کہ کنس نے اپنے دلی ارادہ سے اکرور کو مطلع کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ عام رعایا کی طرح وہ بھی کنس سے نفرت کرتا تھا۔ نیز کرشن و بلرام کو دیکھتے ہی اس پر ان کی خوبصورتی اور تنومندی کا بہت اثر ہوا۔ اس لئے ان کو کنس کی اس دعوت کی اصلیت سے آگاہ کر دیا۔ لیکن حقیقت حال معلوم کرنے کے باوجود وہ خوف زدہ نہ ہوئے۔ بلکہ بہت سے گوپیوں کے ساتھ متھرا جانے پر رضامند ہو گئے۔

کرشن جی متھرا میں

چنانچہ لکھا ہے کہ وہ شام کے وقت شہر میں داخل ہوئے۔ اور سیر کرتے کراتے کنس کے دھوبی سے ان دونوں نے دربار جانے کے لئے کپڑے مانگے۔ لیکن اس نے نہ صرف یہ کہ کپڑے دینے سے انکار کر دیا۔ بلکہ سخت رعونت سے پیش آیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے اسے جان سے مار ڈالا۔

خوفناک دشمنوں سے مقابلہ

کنس نے حکم دے رکھا تھا۔ کہ جب کرشن اور بلرام اکھاڑہ میں اتریں۔ تو ایک مست ہاتھی ان پر چھوڑا جائے۔ تاکہ وہ ان کا کام تمام کر دے۔ چنانچہ اگلے روز جب کھیلیں شروع ہوئیں۔ اور یہ دونو بھائی اپنی طاقت کے جوہر دکھانے کے لئے میدان میں نکلے۔ تو ایک نہایت خطرناک ہاتھی ان پر چھوڑ دیا گیا۔ لیکن انہوں نے جوانمردی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا۔ اور جلد ہی اسے مار گرا دیا۔ اس کے بعد دو قوی ہیکل پہلوان ان سے زور آزمائی کے لئے میدان میں آئے۔ اور خیال تھا۔ کہ وہ چشم زدن میں ان کا کام تمام کر دیں گے لیکن وہ بھی ان کے ہاتھ سے مارے گئے۔

کنس کی جھنجلاہٹ

یہ حالت دیکھ کر کنس کو سخت رنج ہوا۔ اور وہ ابھی اسی فکر میں غلطاں تھا۔ کہ اب کیا کرے۔ کہ کرشن کے ساتھ جو گوپ نوجوان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کامیابی کو دیکھ کر میدان میں آ کر جوش مسرت میں ناچنا اور گانا شروع کر دیا۔ اس حرکت نے کنس کی آتش غیظ و غضب پر تیل کا کام کیا۔ وہ آپے سے باہر ہو گیا۔ اور حکم دے دیا۔ کہ کرشن و بلرام اور دیگر تمام گوپ نوجوانوں کو میدان سے نکال دیا جائے۔ واسدیو کو غدا کے ساتھ مار دیا جائے اور نند گوپ کو گرفتار کر کے پابزنجیر اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس نے یہ حکم دے تو دیا لیکن کرشن و بلرام کی شجاعت کا سکہ اس قدر جم چکا تھا۔ کہ کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ نیز کنس کے ظلم کی وجہ سے بھی لوگوں میں اس کے لئے جاں نثاری کے جذبات مفقود تھے۔

کنس کا قتل

اتنے میں کرشن جی آگے بڑھ کر کنس کے شامیانہ میں داخل ہو گئے۔ اور جاتے ہی اسے بالوں سے پکڑ کر تخت سے نیچے گھسیٹ لیا۔ دونو میں خوب مقابلہ ہوا۔ لیکن آخر کار کنس ان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کا بھائی سمانی نام اس کی مدد کے لئے آیا۔ مگر بلرام نے اس کا بھی کام تمام کر دیا۔ اور اس طرح وہ ظالم جس نے محض کرشن جی کو مروانے کے لئے سینکڑوں بے گناہ اور معصوم بچوں کو قتل کرایا اور روتی اور بلکتی ہوئی ماؤں کی گودوں کو زبردستی خالی کر دیا تھا۔ آخر کار کرشن جی ہی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

یہ حال دیکھ کر کنس کے رشتہ داروں نے رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ اور میدان تفریح آناً فاناً ماتم خانہ میں تبدیل ہو گیا دوسری طرف کرشن اور بلرام اپنے والدین کے پاس پہنچے جنہیں دیکھ کر ان کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔

ملکی انتظام

جادو بنس کے تمام چھوٹے بڑے کرشن جی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی۔ کہ اب زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لیں۔ لیکن کرشن جی نے انہیں جواب دیا۔ کہ میں سلطنت نہیں لے سکتا۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ میں نے حصول حکومت و سلطنت کے لئے کنس کو ہلاک کیا ہے۔ حالانکہ میرا یہ منشاء ہرگز نہیں۔ حکومت اگرسین کا حق ہے۔ جس سے کنس نے زبردستی چھینی تھی۔ اگرچہ اگرسین نے بھی کہا۔ کہ میری عین خواہش ہے کہ آپ ہی حکومت کریں۔ لیکن کرشن جی اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ البتہ ملکی حالت کو درست کرنے اور انتظام سلطنت میں اسے مدد دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس طرح جب اس کی حکومت ہر طرح سے مضبوط ہو گئی۔ اور اس کے لئے کوئی خطرہ نہ رہا۔ تو خود علم حاصل کرنے کے لئے کاشی جانے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ اس وقت تک گوپیوں میں رہنے کی وجہ سے وہ علم سے بالکل بے بہرہ تھے۔

کاشی کو روانگی

جو گوپ ان کے ساتھ متھرا میں آئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے ان سب کو واپس کر دیا۔ نند سے بڑے ادب سے رخصت حاصل کی۔ اور یشودھا کو بھی محبت بھرا پیغام بھیجتے ہوئے اس سے حصول علم کی خاطر جانے کی اجازت طلب کی اور تمام علائق کو توڑ کر اور ہر قسم کے تعلقات قطع کر کے آپ اپنے بھائی کے ساتھ حصول علم کے لئے نکل کھڑے ہوئے

کرشن جی کا زمانہ طالب علمی

آپ کے زمانہ طالب علمی کے متعلق پورانوں میں بہت کم ذکر ہے۔ صرف اسی قدر پتہ چلتا ہے کہ آپ کے استاد کا نام سندی پانی تھا۔ جس کی رہائش مقام اونتی پورہ میں تھی۔ پوران نے یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ کرشن جی نے صرف ۶۴ روز سندی پانی سے تعلیم حاصل کی۔ اور اس قدر قلیل عرصہ میں تمام مروجہ علوم میں کمال حاصل کر لیا۔ لیکن یہ حد سے بڑھی ہوئی خوش عقیدگی معلوم ہوتی ہے کیونکہ مہابھارت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ دس سال تک تحصیل علم میں مصروف رہے

سری نگر میں میلاد النبیؐ کا جلسہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

سری نگر میں میلاد النبیؐ کا جو نہایت شاندار جلسہ ہوا۔ اور جس میں ہزارہا مسلمان اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی شریک ہوئے۔ اس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بھی تقریر کی۔ جس کا خلاصہ اخبار حقیقت سری نگر (۲۹ جون) میں شائع ہوا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں اگر ۳۰ سال کا وقت بھی ہو۔ تو کم ہے۔ ۲۰ منٹ میں کیا ہو سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مجھ سے قبل چند ہندو اصحاب نے تقریریں کیں۔ ان میں سے ایک نے فرمایا۔ کہ محمد (صلعم) کی ذات نے انسانوں کی عزت قائم کر دی۔ قرآن پاک میں مذکور ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی خدا فرماتا ہے۔ اگر تو (محمد صلعم) نہ ہوتا۔ تو میں افلاک پیدا ہی نہ کرتا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ مثال اس کی یہ ہے۔ کہ ایک کالج کے سارے لوازمات موجود ہیں۔ مکان ہے۔ طالب علم ہے کتبخانہ ہے۔ دوسری سب چیزیں موجود ہیں۔ مگر کالج کا پرنسپل نہیں۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ اگر پرنسپل نہیں۔ تو کالج نہیں انسانی زندگی کا مقصد عظیم خدا تعالےٰ کے ساتھ ایک پاک تعلق پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے انبیاء رسول۔ غوث قطب بھیجے۔ اور انہوں نے خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے گر بتائے اور خود نمونہ پیش کیا۔ کوئی پہلے درجہ پر پہنچا۔ کوئی دوسرے اور کوئی تیسرے درجہ پر اور کوئی اس سے بڑے درجہ پر پہنچا۔ مگر سب سے اخیر اور اتم درجہ جو ملا۔ تو حضور سرور کائنات (صلعم) کو معراج شریف میں حضور (صلعم) کے ساتھ ملائکہ کا بھاری لشکر تھا۔ جب حضور پہلے آسمان پر پہنچے۔ تو کچھ پہلے آسمان پر رہ گئے۔ اسی طرح گھٹتے گھٹتے آخری آسمان پر حضور کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بغیر کوئی نہ رہا۔ اور اس سے آگے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی نہ جا سکے اور حضور کو فرمایا میں اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ ظاہر ہے کہ حضور کا درجہ نہ صرف انسانوں میں اعلےٰ ترین ہے۔ بلکہ جمیع ملائکہ سے بھی حضور افضل ہیں۔ حضور ہی کے طفیل ہمیں ہدایت ہوئی۔ کہ ہم ہر ایک قوم کے بزرگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ خدا کے ساتھ محبت کرنے میں جو طاقت اور تزکیہ اور عمل کی توفیق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے۔ اور کسی جگہ نہیں ملتی۔ اور حضور ہی کامل نمونہ ہیں۔ آج یورپ اور امریکہ میں اس بات کی سخت ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ شراب نوشی قانوناً بند ہو۔ مگر قانون سازی سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آج سے ۱۳۰۰ سال قبل ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ شراب کو خدا نے حرام کر دیا اور مسلمان آناً فاناً کلیتہً چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ جادو اور تاثیر اسی مرسل ربانی کے تزکیہ کا نتیجہ ہے۔

میں عمر رسیدہ ہوں۔ اور مجھے تجربہ ہے۔ کہ کوئی وظیفہ درود شریف کے برابر سریع التاثیر نہیں۔ یہ کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ عید میلاد کی غرض و غایت صرف یہ ہے۔ کہ مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر چلنا سیکھیں۔ اور آپ کی سوانحعمری سے سبق حاصل کریں۔

میلاد النبیؐ کا جلوس

اور انجمن معاونین کشمیر

یوم میلاد النبیؐ سری نگر میں بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے پتھر مسجد میں منایا گیا۔ انجمن معاونین کشمیر نے جس کے ماتحت ایک کور بھی۔ جلوس اور جلسہ میں خوب حصہ لیا۔ جلوس بارہ بجے پتھر مسجد سے شروع ہو کر تمام شہر میں پھرا۔ ہمارے کور کے آٹھ نوجوانوں کے ہاتھوں میں آٹھ علم تھے۔ جن پر خوشخط حسب ذیل شعر لکھے تھے۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ؛ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ؛ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

جان و دلم فدائے جمال محمد است ؛ خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ؛ کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

ہر بحنئے خیر ام تجھ سے ہی اے خیر رسل ؛ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے ؛ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

یا رسول اللہ برت عہد دارم استوار ؛ عشق تو باشم ازاں روزیکہ بودم شیرخوار

ما مسلمانیم از فضل خدا ؛ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اس کے علاوہ ایک بڑا علم جس پر اللہ اکبر اور الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا تھا۔ آگے آگے تھا۔ جلوس کے ہمراہ تنظیم کے لئے نیاز مند کے علاوہ غلام نبی صاحب رفیق افسر کور۔ محمد مقبول شاہ صاحب افسر کور مسٹر احمد اللہ صاحب۔ مسٹر غلام محمد صاحب حبیب اللہ صاحب غلام حسین صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ راستے میں صرف نعت خوانی کی گئی ؛ خاکسار صدر الدین از سری نگر ؛

چندہ کشمیر اور احمدیہ جماعتیں

مندرجہ ذیل رقوم میاں احمد الدین صاحب زرگر نے مسلمان احباب اور مستورات سے وصول کر کے ارسال کی ہیں۔

چودہری عبد الحمید صاحب بٹالہ -/۱۶ مرزا عبد الحق صاحب بی۔ اے وکیل گورداسپور -/۱۲ بشیر احمد صاحب ٹھیکہ دار بھٹہ -/۱۰ جماعت اوجلہ -/۱۵ جماعت دھرم کوٹ -/۱۰ جماعت لاہور شاہدرہ۔ باغبانپورہ صدر بازار مزنگ اور مستورات سے -/۷۰ بذریعہ ڈاکٹر عبد الحق صاحب۔ مولوی عبد الحق صاحب و مرزا محمد صدیق صاحب قصور -/۳۰ بابو محمد اقبال صاحب و بابو محمد فاضل صاحب۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب فیروزپور -/۳۶ جماعت زیرہ -/۸ جماعت موگا -/۷ جماعت لدھیانہ -/۸ بابو عبید اللہ صاحب وکیل اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے ذریعہ -/۱۶ جماعت مالیر کوٹلہ -/۶۲ جماعت نابھہ -/۱۶ جماعت پٹیالہ -/۱۰ جماعت انبالہ -/۲۷ جماعت شملہ -/۱۹۶

جن احباب کرام نے میاں احمد الدین صاحب کے ساتھ ہو کر رقوم وصول کرائی ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ ان تمام احباب کرام کو جنہوں نے مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے چندہ جمع کرایا ہے۔ جزائے خیر عطا فرمائے ؛

میاں احمد الدین صاحب کو چونکہ مسلمان عورتوں سے چندہ وصول کرنے کے لئے ان کو احمدی مستورات کے ذریعہ اکٹھا کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسے موقعہ پر احمدی مستورات بھی کچھ نہ کچھ چندہ ادا کرتی ہیں۔ اس لئے احمدی مستورات سے بھی ان کو چندہ کشمیر لینے کی اجازت ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت کشمیر کے نادار مگر ہونہار اور ذہین طلباء کی تعلیم کے لئے بھی چندہ کے لئے تحریک کی گئی ہے۔ اور ملازمین سرکار سے بھی یہ تعلیمی چندہ وصول کیا جا سکتا ہے اس لئے میاں احمد الدین صاحب کو سرکاری ملازمین سے بھی تعلیمی چندہ وصول کرنے کی اجازت ہے۔ پس جہاں جہاں وہ جائیں۔ وہاں کے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے وظائف تعلیمی کا چندہ بھی حاصل کرانے میں مدد دیں ؛ فائنشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

ایک غلط بیانی کی تردید

(اخبار" اسلام" (سری نگر) ۲۷ جون ۱۹۳۴ء میرے متعلق زیر عنوان "حکومت فریب دہی کا انسداد کرے" لکھتا ہے۔

"یہ افواہ گرم ہے۔ کہ جب قادیانی دہرم کا مشہور مبلغ یوسف دیو مدرس مقرر ہو جانے کا پروانہ لے کر ترال پہنچا تو وہاں کے ہیڈ ماسٹر طیب شاہ صاحب نے اس سے قابلیت کی سند طلب کی۔ جسے وہ پیش نہ کر سکا۔ اس کے کچھ روز بعد اس دیو کی جگہ مولوی عبد العلی صاحب کو بھجوا دیا گیا۔ یہ دیو اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ خود کو مولوی فاضل بتلاتا رہتا ہے۔ اس لئے سررشتہ تعلیم سے ہماری استدعا ہے۔ کہ اس کی اس سند کا ملاحظہ کیا جائے جو یونیورسٹی کی طرف سے اسے عطا ہوئی ہے۔ اگر وہ اس سند کو پیش نہ کر سکے تو اس پر فریب دہی کا مقدمہ دائر کیا جائے۔ اور اس تعزیری کارروائی کی اطلاع اخبارات میں شائع کر دی جائے۔ تاکہ کوئی فرد بشر مصنوعی مولوی فاضل بن کر عوام کو اور حکومت کو دھوکہ نہ دے سکے۔

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ خاکسار کو نہ تو مدرس مقرر ہونے کا کوئی پروانہ ملا ہے۔ نہ ہی خاکسار ترال گیا نہ ہی طیب شاہ صاحب سے ملا۔ نہ انہوں نے مجھ سے کوئی سند طلب کی۔ اور نہ آج تک میں ان کو جانتا ہوں۔ باقی رہا یہ کہ میں حقیقی مولوی فاضل ہوں یا نہیں۔ اس کے لئے پنجاب یونیورسٹی سے دریافت کر لیا جائے۔ میرے پاس یونیورسٹی کی سند موجود ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے علاوہ مولوی فاضل ہونے کے فاضل مدرسہ احمدیہ قادیان اور فاضل جامعہ احمدیہ قادیان بھی ہوں۔

(خاکسار۔ یوسف شاہ مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ)

پیدائش عالم پر لیکچر

۲۲ جون ۳۴ء کو سناتن دہرم سبھا چھاؤنی لاہور نے اپنے جلسہ سالانہ کی تقریب پر مذہبی کانفرنس کی۔ اور مختلف مذاہب کے نمائندگان کو شمولیت کی دعوت دی۔ مضمون "پیدائش عالم" مقرر کیا گیا۔ ہمیں ان کا دعوتی رقعہ ۲۰ جون ۳۴ء کی شام کو ملا تاہم باوجود قلت وقت کے شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ نے نہایت لطیف مضمون تیار کیا۔ اور اسے پندرہ منٹ کے قلیل عرصہ میں خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا۔ شیخ صاحب موصوف اپنی اس کوشش اور کامیابی پر مبارکباد کے مستحق ہیں (نامہ نگار)

ہدایات متعلق انسداد ہیضہ

چونکہ بعض جگہ ہیضہ کی شکایت سنی جاتی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق ضروری ہدایات شائع کی جاتی ہیں۔ احباب ان کو مدنظر رکھیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

جب کوئی شخص اس مرض میں مبتلا شدہ معلوم ہو تو چاہیئے کہ فوراً اس ہسپتال میں اس کی رپورٹ کی جائے۔ جہاں کہ مریضوں کے علاج کا خاص انتظام کیا گیا ہو۔ اور متعدد ڈاکٹر اس جگہ بطور ڈیوٹی کام کر رہے ہوں۔ ۲۔ چونکہ یہ مرض بذریعہ اشیاء خورد و نوش لگتی ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل احتیاطوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۱) حتی الوسع پانی ابال کر پیا جائے۔ اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو نلکہ کا پانی استعمال کیا جائے۔ بہتر یہی ہے کہ اس کو بھی ابال لیا جائے۔ (۲) یہ مرض بسا اوقات دودھ کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ اس لئے دودھ بغیر ابالنے کے نہ پیا جائے۔ اس کو مکھیوں سے محفوظ رکھا جائے۔ باسی دودھ ہرگز نہ استعمال کیا جائے۔ بازاری دہی اور اس میں تیار کردہ چیزیں وبائی ایام میں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ ایسا ہی پیڑے و دیگر اشیاء دودھ استعمال نہ کی جائیں۔ (۳) پانی کی برف پانی میں ڈال کر استعمال نہ کی جائے۔ پانی و دیگر اشیاء برف میں رکھ کر ٹھنڈی کر لی جائیں۔ (۴) دودھ کی برف ہرگز ہرگز نہ استعمال کی جائے۔ (۵) خالی معدہ پانی نہ پیا جائے۔ (۶) پانی کی بجائے چائے کا استعمال بھی مفید ہے بشرطیکہ دودھ مطابق ہدایات استعمال ہو۔ (۷) بازاری مٹھائی نہ کھائی جائے۔ (۸) ان دنوں سوڈا واٹر اور لیمونیڈ کا استعمال بھی بند کر دیا جائے۔ (۹) حتی الوسع گوشت کے شوربے کے ساتھ روٹی کھائی جائے۔ ایسی سبزی بھی بطور سالن استعمال ہو سکتی ہے۔ جو نرم قسم کی ہو۔ کدو چلو کدو استعمال نہ کیا جائے۔ پکانے سے پہلے سبزیوں کو گرم پانی سے دھو لیا جایا کرے۔ کچی سبزی نہ کھائی جائے۔ (۱۰) پھل کچا اور زیادہ پکا ہوا پھل نہ استعمال کیا جائے امرود۔ کیلا۔ پھوٹ۔ ناشپاتی۔ کھیرا نہ استعمال کیا جائے دیگر پھل بھی کانڈیز لوشن میں دھو کر استعمال کئے جائیں۔ (۱۱) ہیضہ مکھیوں سے پھیلتا ہے۔ ان کو تلف کرنے کے ذرائع پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی انہیں کھانے پینے کی چیزوں پر حملہ کرنے سے بچایا جائے۔ ہیضہ مریض کے پاخانے اور قے کے ذریعہ تندرستوں میں پھیلتا ہے۔ اس لئے ان چیزوں کو یا ان سے آلودہ چیزوں کو باہر پھینکنے یا دھونے سے پہلے فنائل لوشن سے ڈس انفیکٹ کر لیا جائے۔ کنوئیں کے نزدیک آلودہ کپڑوں کو نہیں دھونا چاہیئے کپڑوں کو پانی میں ابال کر دھو لیا جائے۔ (۱۳) مریضوں کے تیمارداروں کو چاہیئے۔ کہ مریض کے متعلقہ کپڑوں وغیرہ کو ہاتھ لگانے کے بعد ہاتھ کانڈیز لوشن میں یا کاربالک صابن سے صاف کر لئے جائیں۔ (۱۴) کھانے پینے میں بے احتیاطی نہ کی جائے۔ باسی کھانا نہ کھایا جائے نہ زیادہ پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے۔ تھوڑا تھوڑا کھانا دن میں چار دفعہ کھایا جائے۔ کھانے کے ساتھ پانی زیادہ نہ پیا جائے۔ پیاز اور سرکہ اور لیمو کا استعمال بھی مفید ہے (۱۵) بند کمروں میں رہائش نہ رکھی جائے۔ اور گھروں کو صاف ستھرا رکھا جائے۔ نالیوں میں روزانہ فنائل ڈالی جائے۔ عام صفائی کا خیال رکھا جائے (۱۶) بلاوجہ جلاب سے پرہیز کیا جائے۔ (۱۷) چنے اور ماش کی دال ان دنوں میں سخت مضر ہے۔

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا شکریہ

مولوی عبد اللہ صاحب سیالکوٹی کے مقدمہ کی اپیل پر آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کی سعی سے جو ایک سال سزا کم اور یکصد روپیہ جرمانہ کی تخفیف ہوئی ہے ہم ذیل کے اشخاص و دیگر مسلمان آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز امید کرتے ہیں۔ کہ کمیٹی مذکور مولوی محمد عبد اللہ صاحب کی پھر اپیل کرا کر انہیں بری کرانے کی کوشش کرے گی نیز تمام سیاسی قیدیوں کے لئے بھی ہر ممکن طریقے سے کوشش کرے گی

چوہدری محمد حسن تاک سیالکوٹی۔ بقا محمد باغبان سیالکوٹی۔ مدد علی سکنہ نگوال۔ راجہ فتح باز خان نمبردار انب۔ راجہ فتح حیدر خاں انب۔ راجہ گلاب خاں سکنہ کرنیال او ناغ۔ مستری فضل حسین او ناغ۔ میاں غلام الدین او ناغ۔ بھلولا سکنہ بائلی ملک غلام حسن صاحب ڈوڈیال۔

قابل توجہ سکرٹریان جماعتہائے احمدیہ

برادران! آپ کی خدمت میں ایک اپیل معہ سفارش نامہ جناب ناظر صاحب تالیف و تصنیف بھیج چکا ہوں۔ اس کے جواب میں اردو ریویو آف ریلیجنز کیلئے نئے خریداران کا امیدوار رہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ مقامی قرب و جوار کے بھائیوں کو یہ اپیل معہ سفارش سنا کر کوشش کی جائے کہ [illegible]

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع

بمبئی کی بہ نسبت ہر کٹ پیس کی گانٹھ سستی

اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کر سکتے ہو

۲۵/- روپیہ والی گانٹھ سے گھر کے زنانہ مردانہ خورد وکلاں کپڑے آسانی سے تیار ہو سکتے ہیں۔ آپ خواہ خانگی ضرورت میں لائیں۔ خواہ وہ فروخت کر کے فائدہ اٹھائیں۔ ان گانٹھوں سے آپ کو بہر صورت فائدہ ہی فائدہ ہے

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی آنی لازمی ہے۔ بغیر پیشگی کے کسی آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری خرچ معاف ہوگا۔ ہماری مائیں بہنیں بھی منگوا کر اپنے گھروں میں فروخت کر کے اچھا اچھا منافع پیدا کر رہی ہیں

مکس گانٹھ ۱/۸ وزن ۱۰ پونڈ اس گانٹھ میں تمام کپڑا فینسی ہوگا۔ یعنی لیڈی ریشمی سوٹنگ کلاتھ۔ وائل پھولدار پلین۔ چھینٹ۔ پاپلن۔ پاپلن دھاری والا لیکٹرنہ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ بھی چند قسم کا کٹ پیس ہوگا ٹکڑے ایک گز سے ۶ گز تک ہونگے۔ قیمت فی گانٹھ صرف ۲۵/-

مکس گانٹھ ۲/۸ وزن ۱۵ پونڈ اس گانٹھ میں تمام کٹ پیس زنانہ ومردانہ موسم گرما کے مطابق ہوگا۔ زیادہ کٹ پیس باریک ہوگا۔ ٹکڑے ۱/۲ گز سے ۵ گز تک۔ نوٹ ضروری:۔ اس میں لیڈی ریشمی سوٹنگ کلاتھ نہیں ہوگا۔ قیمت ۱۵ پونڈ والی گانٹھ صرف ۲۵/۰

مکس گانٹھ ۳/۸ وزن ۲۰ پونڈ اس گانٹھ میں بھی تمام کٹ پیس موسم گرما کے مطابق ہوگا۔ مگر ٹکڑے چھوٹے یعنی ۱/۲ گز سے ۴ گز تک۔ اس میں تمام کٹ پیس کاٹن یعنی سوتی ہوگا۔ چیز اچھی ہے۔ قیمت ۲۰ پونڈ والی گانٹھ صرف ۲۵/۰

مینیجر

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم ومصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استاذی المکرم حضرت نور الدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء میں پبلک میں شائع کیا اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کیلئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استاذی المکرم نور الدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ اور تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے جنکو اگر استعمال کر کے حقیقت دوا کا مشاہدہ کریں قیمت فی تولہ ۸/ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر ۵/ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر قسم کی مجرب ادویہ برائے امراض زنانہ ومردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار رہتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ **حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کی بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دار الفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیع یا رہن لینا چاہیں وہ لے لیں۔ آئندہ کے لئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا۔ اندرون شہر میں بھی ایک مکان مع منزل بالائی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ خریدار طرز کا خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

بے روزگاروں کے لئے عمدہ روزگار

دو پیسے سیر

صابن بنانا سیکھو!

ولایتی صابن کی مانند نہایت خوبصورت اور خوشبودار صابن بنانا سیکھ کر آپ تھوڑے ہی عرصہ میں مالا مال ہو سکتے ہیں ہم صابن بنانے کی ترکیب کے ہمراہ تجربہ کے لئے مصالحہ وغیرہ بھی مفت روانہ کرتے ہیں۔ تاکہ آپ اسی روز اپنے ہاتھ سے صابن تیار کر سکیں۔ فیس صرف ایک روپیہ جو کہ بذریعہ منی آرڈر آنا لازمی ہے۔ دی پی ہرگز ارسال نہ ہوگا

ملنے کا پتہ۔ **منیجر گلشن بہار ایجنسی نمبر ۲۳ نالہ ریاست پٹیالہ**

دی پنجاب احمدیہ فروٹ فارم

شائقین باغات خصوصاً زمینداران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے فروٹ فارم میں تخمی آم اعلیٰ اقسام اور شیشم کے پودے قابل فروخت ہیں۔ قیمت فی پودہ آم ۲/ سے ۶/ تک اور شیشم ۲/ اخراجات پیکنگ اور ڈسپیچنگ ۲/ کرایہ ریل بذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی لی جائے گی۔ ایک صد یا زیادہ کے خریدار کو پانچ فیصدی کے حساب سے پودے مفت دئے جائیں گے۔

ایم کے غان اینڈ سنز ہارٹیکلچرسٹ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور

چار لاجواب تحفے

مندرجہ ذیل چار لاجواب کتابیں ایسی ہیں۔ جو ہر ایک خواندہ احمدی کے پاس ہوں جن کو وہ خود پڑھیں۔ دوسروں کو پڑھائیں ۱۔ تجلیات رحمانیہ ۶/ ۲۔ بٹالوی کا انجام ۸/ ۳۔ مرزع سنائی ۸/ ۴۔ چھوت کا بھوت ۲/ بصورت ناپسندیدگی واپسی کی شرط بشرطیکہ خراب نہ ہو گئی ہوں۔ قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ ۳/

پتہ:۔ **منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنگال گورنمنٹ کے پریس آفیسر نے کلکتہ سے ۶ر جولائی کی اطلاع کے مطابق ایک پریس نوٹ کے دوران میں لکھا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک چونکہ کانگرس کی طرف سے واپس لے لی گئی ہے اس لئے ہر ایک قیدی کا فرداً فرداً کیس زیر غور ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ سول نافرمانی کے باقی ماندہ قیدیوں کی تعداد جو پہلے ہی بہت تھوڑی رہ گئی ہے اور بھی کم ہو جائے گی۔ ایسے قیدیوں کی مختلف جیلوں میں مجموعی تعداد اختتام جون تک صرف ۱۶۲ تھی۔

فارورڈ کلکتہ کو ۵ر جولائی کی اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس کی صحت چونکہ درست ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ غالباً اگست میں ہندوستان واپس آجائیں گے۔ ان کو گورنمنٹ نے پابندیوں سے آزاد کر دیا ہے۔

اسمبلی کے اچھوت ممبر مسٹر ایم سی راجہ نے شملہ سے ۶ جولائی کی اطلاع کے مطابق نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے اسمبلی ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہے کہ وہ اسمبلی کے ۲ یا ۱۶ر اگست کو منعقد ہونے والے اجلاس میں ازالۂ اچھوت پن کے متعلق بل کو سیلکٹ کمیٹی کے سپرد کرا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

حکومت زنجبار کے متعلق اخبار "ٹائمز" لنڈن کا نامہ نگار نیروبی سے لکھتا ہے۔ کہ حکومت متعدد آرڈی ننس نافذ کر رہی ہے۔ جن کا مقصد یہ ہے۔ کہ لہسن کی کاشت کرنے والے افریقین اور عرب کسانوں کی جو نازک حالت ہو گئی ہے۔ اس سے ان کو بچایا جائے۔ یہ کاشتکار اپنی پیداوار کی قیمت بہت کچھ گھٹ جانے کے باعث ہندوستانی ساہوکاروں کے قرضہ کا سود ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

کراچی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون ایم۔ ایل۔ اے اور مسٹر جمشید میئر کراچی کارپوریشن بعض دیگر سربر آوردہ اشخاص کی معیت میں ایجنٹ گورنر جنرل برائے بلوچستان سے اس غرض کے لئے ملاقات کرنے والے ہیں۔ کہ صوبہ بلوچستان میں دیگر صوبجات کی طرح جلد اصلاحات نافذ کی جائیں۔

گاندھی جی کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ ۱۲ر جولائی کو لاہور پہنچیں گے۔ اور ۱۷ر جولائی تک لاہور میں قیام رکھنے کے بعد دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

ریاست پڈوکوٹائی (مدراس) نے ایک اطلاع کے مطابق حکم دیا ہے۔ کہ ریاست کے سکولوں میں آئندہ قرآن مجید کی تعلیم اور درس و تدریس کا باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ کیونکہ سکول کے طلبہ میں سے کم از کم ۲۵ فیصدی مسلمان ہیں۔ اس غرض کے لئے تجربہ کار اساتذہ کے تقرر کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔

بمبئی یونیورسٹی نے ۵ جولائی کی اطلاع کے مطابق بارہ طلباء کو اس جرم میں یونیورسٹی امتحانات سے خارج کر دیا ہے کہ انہوں نے امتحان کے دوران میں ناجائز طریق استعمال کئے۔ ان میں سے ۹ کو دو سال کے لئے۔ دو کو تین سال کے لئے اور ایک کو چھ سال کے لئے یونیورسٹی کے ہر امتحان میں شامل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔

شملہ سے ۶ر جون کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ انڈین سول سروس میں داخلہ کا امتحان ۲ جنوری ۳۵ء کو دہلی اور رنگون میں منعقد ہو گا۔ ان امیدواروں کو جنہیں امتحان میں شرکت کی اجازت مل گئی اطلاع دے دی جائے گی زیادہ سے زیادہ دو سو امیدوار امتحان میں شریک کئے جائیں گے۔ اور اگر تعداد زیادہ ہو گئی۔ تو پبلک سروس کمیشن قابلیت کے لحاظ سے امیدوار منتخب کرے گا۔

ٹراونکور کی کھانڈ کمیٹی نے ٹریونڈرم سے ۵ جولائی کی اطلاع کے مطابق ناریل سے صاف کھانڈ بنانے کا تجربہ کیا ہے۔ اور اچھی خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ چنانچہ ناریل کے درختوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ٹھیکہ پر لے لیا گیا ہے۔ اگر نتائج امید افزا ثابت ہوئے۔ تو ناریل کی کاشت کرنے والوں کی حالت بہت کچھ سدھر جائے گی۔

برلن سے ۷ جولائی کی اطلاع کے مطابق جرمنی میں بغاوت اور سازشیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور ہٹلر نے اگرچہ حفاظت کے تمام انتظامات کر رکھے ہیں۔ لیکن وہ اس خطرہ سے بے خبر نہیں۔ کہ نہ معلوم کس وقت بغاوت ایسی صورت اختیار کر جائے۔ کہ اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر نے مارشل ہنڈن برگ سے مشورہ کر کے قیصر کو جرمنی میں واپس آنے کی دعوت دی ہے۔

بمبئی سے ۸ جولائی کی اطلاع ہے کہ مسٹر جیاکر کی تجویز پر قرار پایا ہے کہ تین سرکردہ ہندو لیڈروں کا ایک ڈیپوٹیشن لنڈن بھیجا جائے۔ جو وہاں ہندو حقوق کی حفاظت کے لئے پراپیگنڈا کرے اور مسلمان لیڈروں کی طرف سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جو وہاں کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کے اثرات کو زائل کرے۔ یہ ڈیپوٹیشن غالباً مالویہ جی۔ ڈاکٹر مونجے اور مسٹر جیاکر پر مشتمل ہو گا۔

نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شہر سالویڈور وغیرہ میں طوفان باد و باراں سے جو تباہی ہوئی۔ اس سے ۳½ ہزار آدمی ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔

گاندھی جی نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق ۹ر جولائی کو کراچی میں اظہار رائے کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس نے نہ تو جیسا کہ مسلمان چاہتے تھے۔ اسے منظور کیا ہے اور نہ جیسا کہ ہندو اور سکھ چاہتے تھے نامنظور کیا ہے۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن نہایت دانشمندانہ ہے۔ اور قائم رہے گا۔

پنڈت مالویہ نے بمبئی سے ۹ جولائی کی اطلاع کے مطابق یونائیٹڈ پریس کے ایک اخباری نمائندہ سے کہا۔ کہ ان کے اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے درمیان اختلافات اگرچہ بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کا آئندہ طرز عمل ورکنگ کمیٹی کے رویہ پر منحصر ہے۔

وزیر پونچھ خان بہادر سید میر حسین شاہ صاحب کے متعلق اخبار انقلاب نے لکھا ہے۔ کہ ان کے ریٹائر ہونے پر چوہدری نیاز احمد صاحب سب جج میرپور کو وزیر پونچھ مقرر کیا جائے گا۔ چوہدری صاحب اس سے پہلے پونچھ میں بطور سشن جج رہ چکے ہیں۔

راولپنڈی سے ۹ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیلاب کی تباہ خیزیوں سے ماڑی انڈس ریلوے لائن کے تین پل بہہ گئے ہیں۔

آسام کے متعلق گوہاٹی سے ۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ لاکھوں بدنصیب موت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ لوگوں کے مکان پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ غلہ مویشی اور کپڑے بہہ گئے ہیں۔ ریلوے لائن ۳۵ مقامات پر ٹوٹی ہوئی ہے۔ کشتیاں، باربرداری اور آمد و رفت کے لئے ناکافی ہیں۔ ننگی عورتیں جھونپڑوں میں چھپی ہوئی ہیں۔ اور درختوں کے پتوں سے بمشکل تن ڈھانک رہی ہیں۔

راجہ منڈری سے ۷ جولائی کی اطلاع ہے کہ دریائے گوداوری میں طغیانی آگئی ہے۔ جس سے پانی کی سطح پچاس فٹ تک اونچی ہو گئی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں زبردست سیلاب آگیا ہے۔ جس سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور گرد و نواح کے دیہات کا لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں شہر ابھی تک خطرہ میں ہے۔

پشاور سے ۷ جولائی کی اطلاع ہے کہ شمالی افغانستان کے صوبہ ایبک میں سیلاب اور طغیانیوں کی وجہ سے اموات

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی